گلزار
بوسکی کا پنچ تنتر
ہاتھ لگی حلوے کی ہانڈی
چوتھا حصہ
قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی
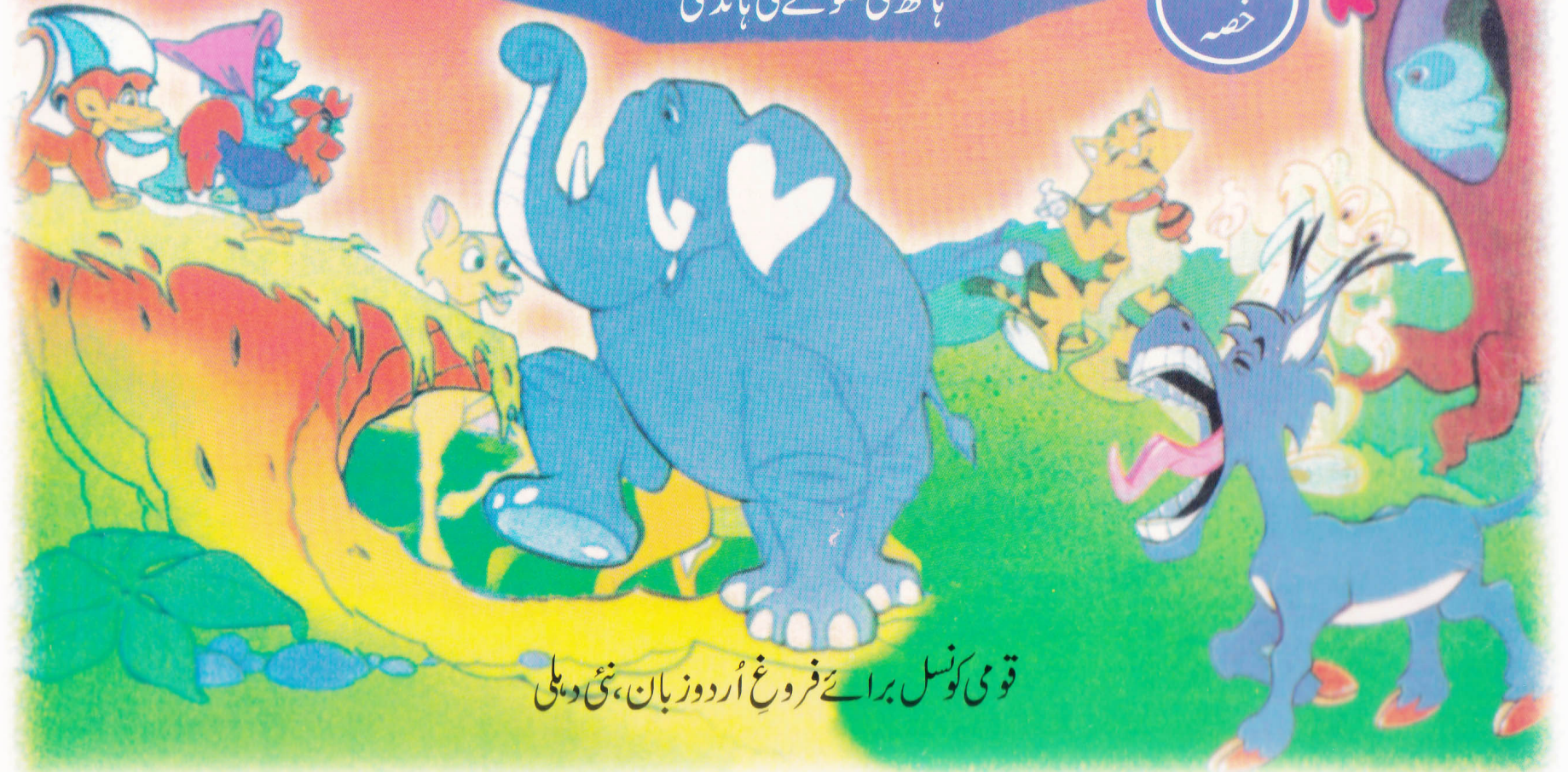
بوسکی کا پنچ تنتر

پانچ کتابوں میں، نیتی کے پانچ حسابوں میں
جو پنچ تنتر شروع ہوا
اُسے بچوں کے پیارے فلم کار، شاعر گلزار نے
بوسکی کو سنایا
دنیا بھر کے بچوں کے لیے سنایا
تم بھی سنو
اپنی پسند کے سُر چُنو
خوب سارے رنگوں میں کِھلو ......اور کِھلو !

بوسکی کا پنچ تنتر
چوتھا حصہ
گلزار
IV-1
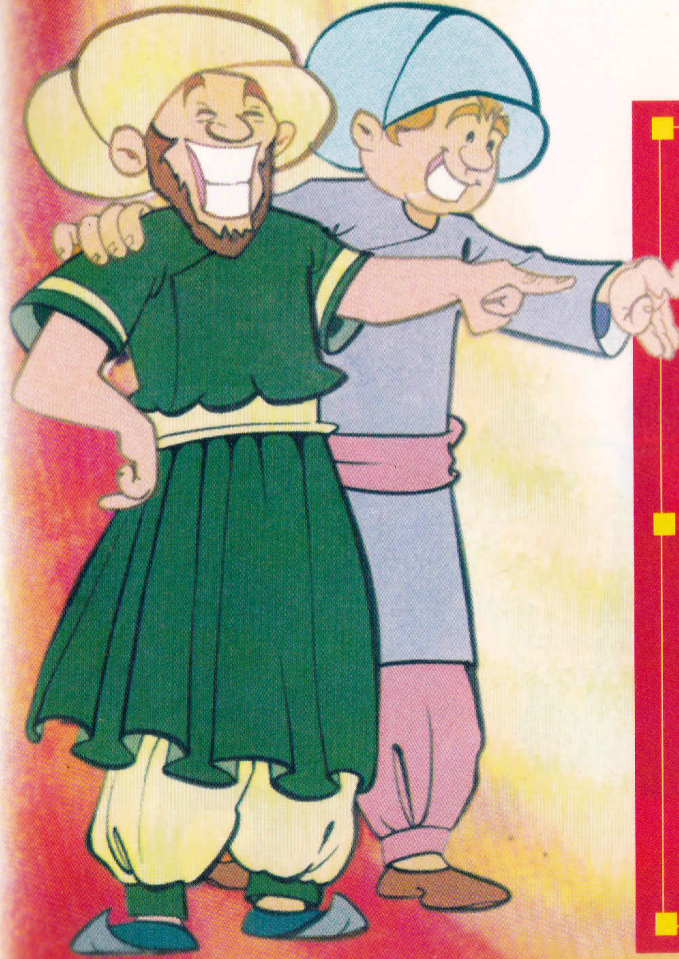
Boski Ka Panchtantra (Part - 4)
By : Gulzar
© مصنّف
سنہ اشاعت : 2003
پہلا اردو اڈیشن : 2000
قیمت : -/30
سلسلۂ مطبوعات : 1140
پیشکش اور خیال : یشونت ویاس
مصوری : یو۔ بی۔ سی۔ فیچرس ورلڈ، حیدرآباد
ISBN-81-7587-030-3 (Set)
ISBN-81-7587-034-6
ناشر : ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،
ویسٹ بلاک۔ I، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110066
طابع : رادھا کرشن پرکاشن پرائیویٹ لمیٹڈ،
7/23، انصاری مارگ، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

دوسرا برہمن

برہمن تو تھے ___
شاید حضرت شاعر بھی تھے۔
سوتے جاگتے سپنے دیکھا کرتے تھے۔

خوب پکاتے تھے حضرت خوابوں کی کھچڑی
رائی۔رائی ایک پہاڑ بناتے تھے اور چڑھ جاتے تھے
گِرتے تھے، پھر چڑھتے تھے۔
کام وام تو کوئی نہیں تھا
مانگ تانگ کر، بِھکشا لیکر رات اور دِن
چلاتے تھے۔

ایک دفعہ ایک دعوت میں
حلوے کی ہانڈی حضرت کے ہاتھ لگی۔

کھٹیا ڈال کے آنگن میں اور سامنے
ہانڈیاں لٹکا کے
پھر سوچتے سوچتے سپنوں کے
ہچکولوں میں وہ جھوم اُٹھے

...سارے دیش میں کال پڑا ہے
بھوک سے ہاہا کار مچی ہے
روکھی-سُوکھی روٹی بھی سونے کے بھاؤ
بِکتی ہے
آہا، میں اُس وقت یہ حلوا بیچوں گا
ایک کٹوری ایک روپیہ۔
ایک کٹوری ایک روپیہ۔۔

لیٹے لیٹے، سوچتے سوچتے
نیچ دی ہانڈی حضرت نے۔
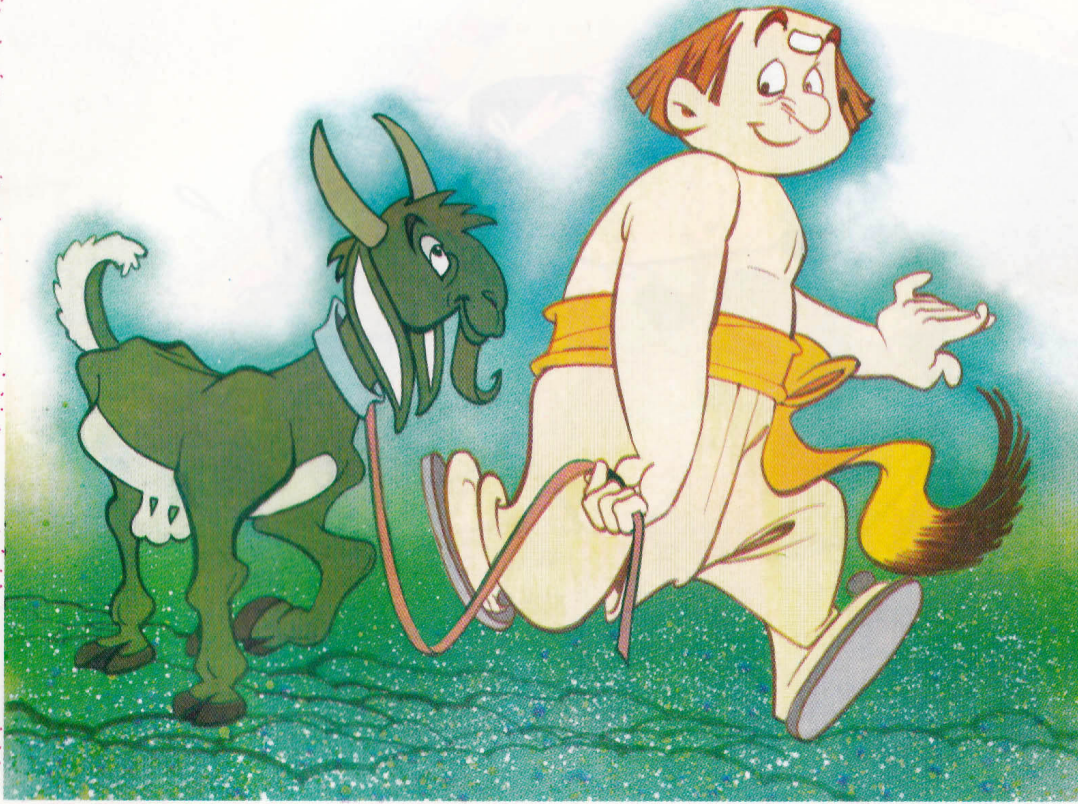
تھیلی بھر کے مِلے روپئے
پہلے تو سوچا برہمن نے :
ریشم کا اِک دھوتی کُرتا لے ہی لوں گا
نہیں نہیں، اِن پیسوں سے بیوپار کروں گا۔
...... بکری لوں گا۔

اُس بکری کا دودھ بِکے گا
دودھ بِکے گا، پیسے ہوں گے
پھر بکری کے بچّہ ہوگا
اُس بچّے کے بچّے ہوں گے
ایک کے دو اور دو کے چار اور چار کے آٹھ
نہیں نہیں، تب بیچ کے اُن کو
گائے دو لے آؤں گا۔

چوتھا حِصّہ

گائے دودھ زیادہ دے گی
گائے کے پھر بچھڑی ہوگی
بچھڑی کی پھر گائے بنے گی
ایک کی دو اوردو کی چاراور
چار کی آٹھ
دودھ زیادہ ہوگا تو کُچھ برتن نئے
بنانے ہوں گے۔
کلّن سے لے لوں گا برتن
وقت پڑے پر وہ تو قرض بھی دیتا ہے۔

دودھ، دہی، اور مکھّن کی دوکان
شہر میں کھولوں گا
تب وہ ہے نا، بھٹیارن
کہے گی "مُجھ سے سادی کرلو
میں بھی سہر چلوں گی ساتھ۔"

تب تو لکشمی کو بھی پاس نہ آنے دوں گا
آئی بڑی____

دُور دُور سے آئیں گے رِشتے اور میں سب کو
نہ کہہ دوں گا
"معاف کرو بھائی____
کام سے فُرصت ہو تو شادی کی بھی
سوچوں۔"

بہُت کما لوں گا جب پیسہ
کئی دوکانیں کھُل جائیں گی
سارے دیش کی گائے بہنوں...
سوری۔ سوری____
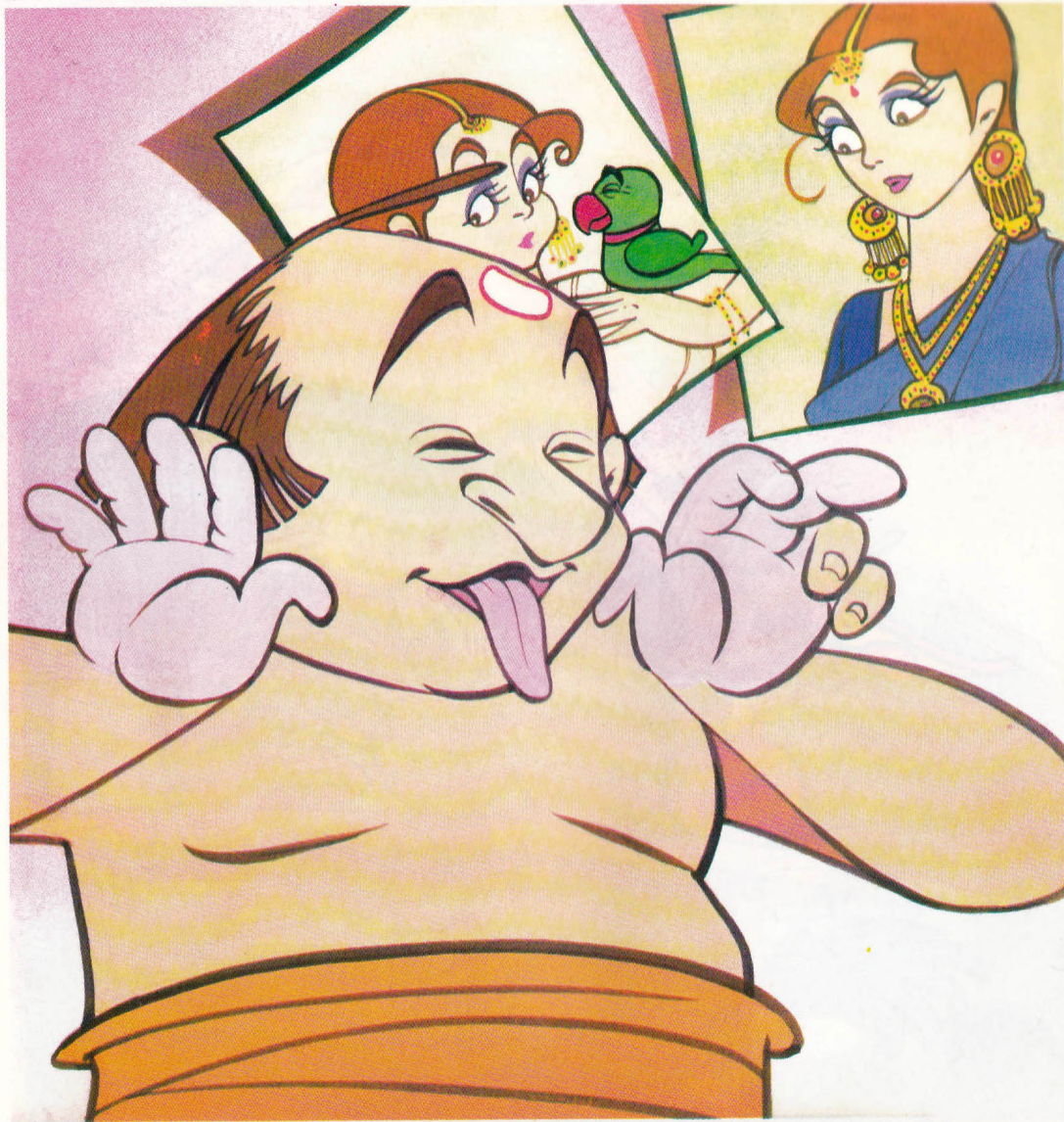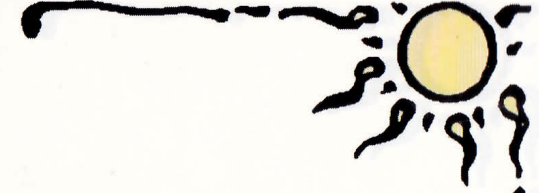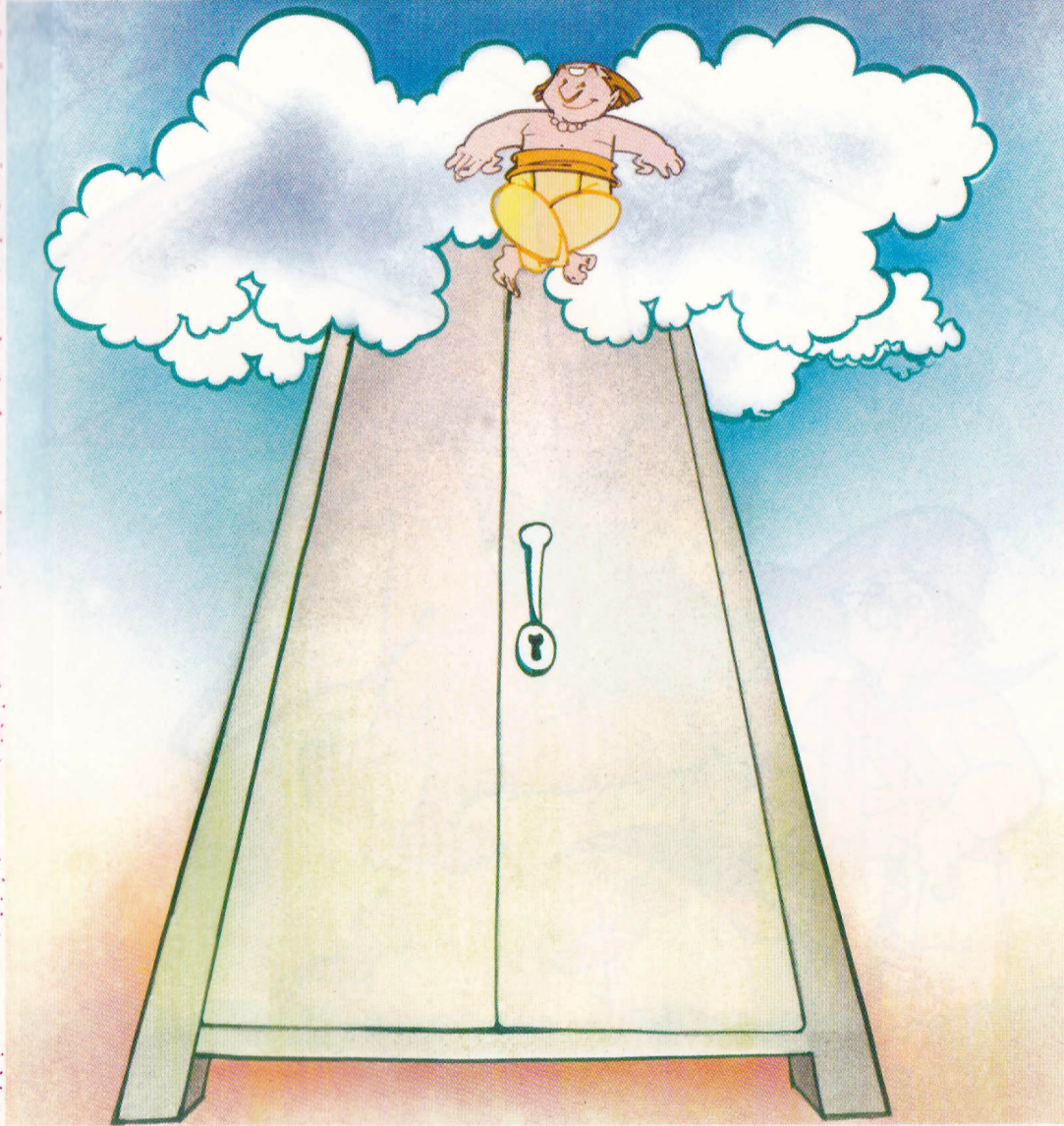
سارے دیش کی گائے بھینسوں پر میرا ہی
سِکّہ ہوگا۔
اِتنا پیسہ ہوگا میرے پاس کہ بس....
پوری بِلڈنگ جتنی ایک تجوری ہوگی۔

لیکن میرا خیال ہے جب تک
ہیروں کا بیوپار شروع کردوں گا میں۔

راجا کو بھی شاید اِک دِن
'نیلم' یا 'پُکھراج' یا 'کوہِ نُور'
نہیں تو 'تُر' کی ہی پڑ جائے ضرورت

راجا گاڑی بھیج کے تب بُلوائے گا
تب تو پہنوں گا ریشم کا کُرتا دھوتی
مہنگی سی کشمیری شال
ہاتھ میں ایک چھڑی بھی ہوگی
اُس پر ہیرے جڑے ہُوے۔

اُتروں گا جب محل کے دروازے پر میں
سب سے چھوٹی شہزادی اُوپر سے جھانک
رہی ہوگی

میں بھی یونہی دیکھ کے بس____
ہاتھ میں تھامی کھُونٹی سے
انگوٹھا مار کے ہیرا ایک گِرادوں گا۔

وہ ہاتھ اُٹھا کر آواز تو دینا
چاہے گی
گھبرا کے مگر رُک جائے گی
شرمائے گی
'کِس نام سے دُوں آواز اُنھیں'۔

وہ میری نِشانی ہیرے کی
رکھ لے گی اور خط لِکھے گی۔
'کل رات محل کے پچھواڑے
تُم آنا کالے گھوڑے پر
اور مُجھ کو اُٹھا کر لے جانا
اِس شہر سے دُSSور دُور کہیں۔'

میں ٹھیک گجر کے بجنے پر
اُس محل کے نیچے پہُنچوں گا۔

شہزادی کُود کے گھوڑے پر
میری بانہوں میں اُترے گی
میں اِیڑ لگا کے گھوڑے کو
دوڑاتا ہوا جو نِکلوں گا

سب سنتری شہر کے روکیں گے
میں لڑتا ہوا تلواروں سے
لاتوں سے اُڑاتا ہوا سب کو...

ماری جو لات اُن حضرت نے
حلوے کی ہانڈی پھوٹ گئی
حضرت کا سپنا ٹوٹ گیا۔

حلوہ جا بِکھرا مِٹّی میں____
حضرت کا پاؤں سوجھ گیا۔
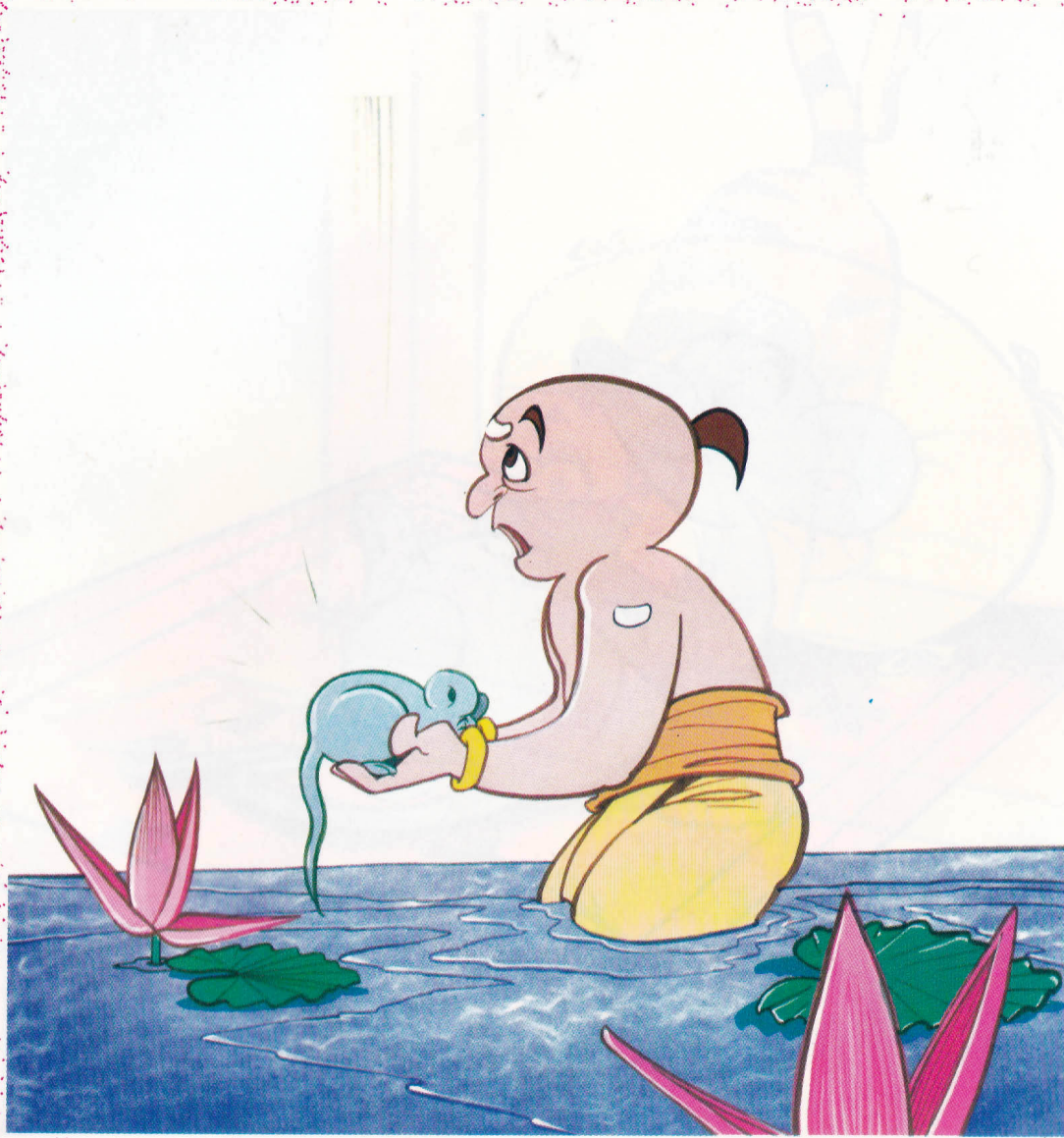
تیسرا برہمن

بہُت دِن، بہُت دِن بہُت روز پہلے
کی اِک بات ہے
کہ گنگا کِنارے پُجاری کوئی
دُعا کر رہا تھا
اُٹھا کے وہ جوڑے ہوے دونوں ہاتھ۔

اُسی وقت اُس کی ہتھیلی میں آ کر گِری
چوہیا اِک ادھ موئی سی

اُٹھا کے نظر دیکھا جوگی نے تو
نظر آئی اِک چیل اُڑتی ہوئی
گِری ہوگی وہ چوہیا بھی اُسی
چیل کی چونچ سے ____
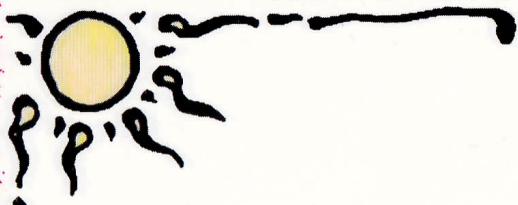
کُچھ ایسا پُجاری کو آیا خیال :
مِری شرن میں اِس کو بھیجا ہے
بھگوان نے تو بچانا ہی ہوگا اِسے۔

وہ گھر ساتھ لے آئے اُس چوہیا کو
دوا کی تو کُچھ ہوش آیا اُسے
کُتر کے بہُت چھوٹی روٹی کے ٹکڑے
کھِلائے اُسے

بہُت چھوٹے سے گرم کپڑے کے رُومال میں
لپیٹا بھلے سے سُلایا اُسے۔
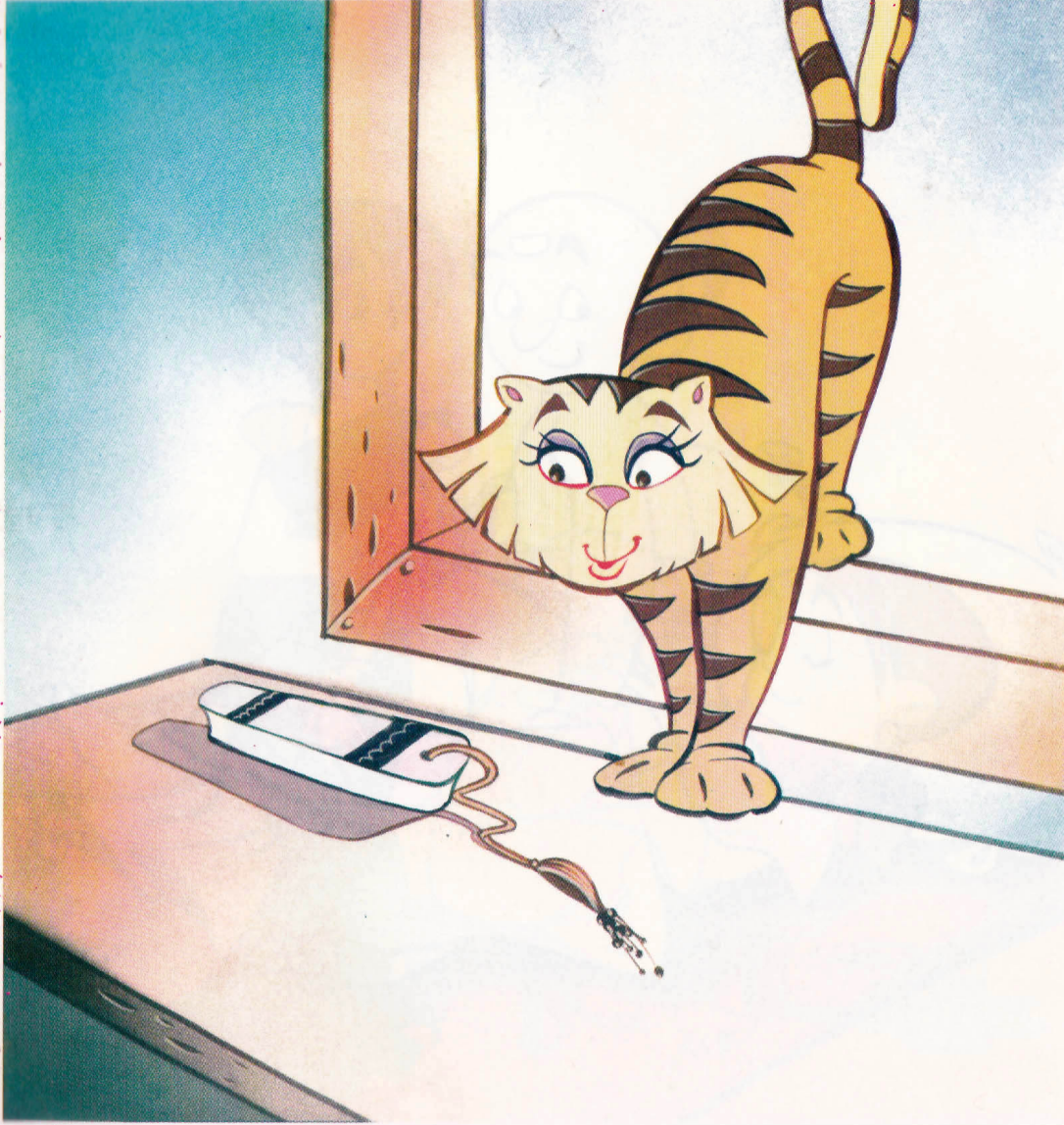
گئی رات بلّی کی اِک میاؤں نے
اچانک پُجاری کو چونکا دیا
بڑی سوچ میں پڑ گیا برہمن۔

اُٹھا ،اور بھگوان سے کی دُعا
بچاؤں گا کیسے ذرا سی ،بچاری سی
اِس چوہیا کو
کوئی نہ کوئی اِس کو کھا جائے گا
اِسے ایک لڑکی بنا دو اگر
میں بیٹی سمجھ کر اِسے پالوں گا
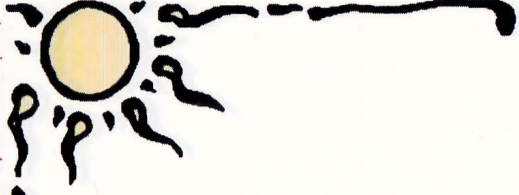
دُعا کر کے وہ جوگی پھر سوگیا
مگر جب اُٹھا وہ سویرے سویرے
چمتکار تھا ، دیکھتا رہ گیا
بڑی پیاری سی ایک چھوٹی سی
ننھّی سی لڑکی تھی بِستر میں سوئی ہوئی

اُٹھا کے برہمن نے فوراً گلے سے لگایا اُسے
کیا اپنے بھگوان کا شُکریہ۔

بڑے چاؤ سے اُس پُجاری برہمن نے پالا اُسے
بڑے لاڈ سے وہ بُلاتا، 'اموشی،
بیٹی رانی۔'
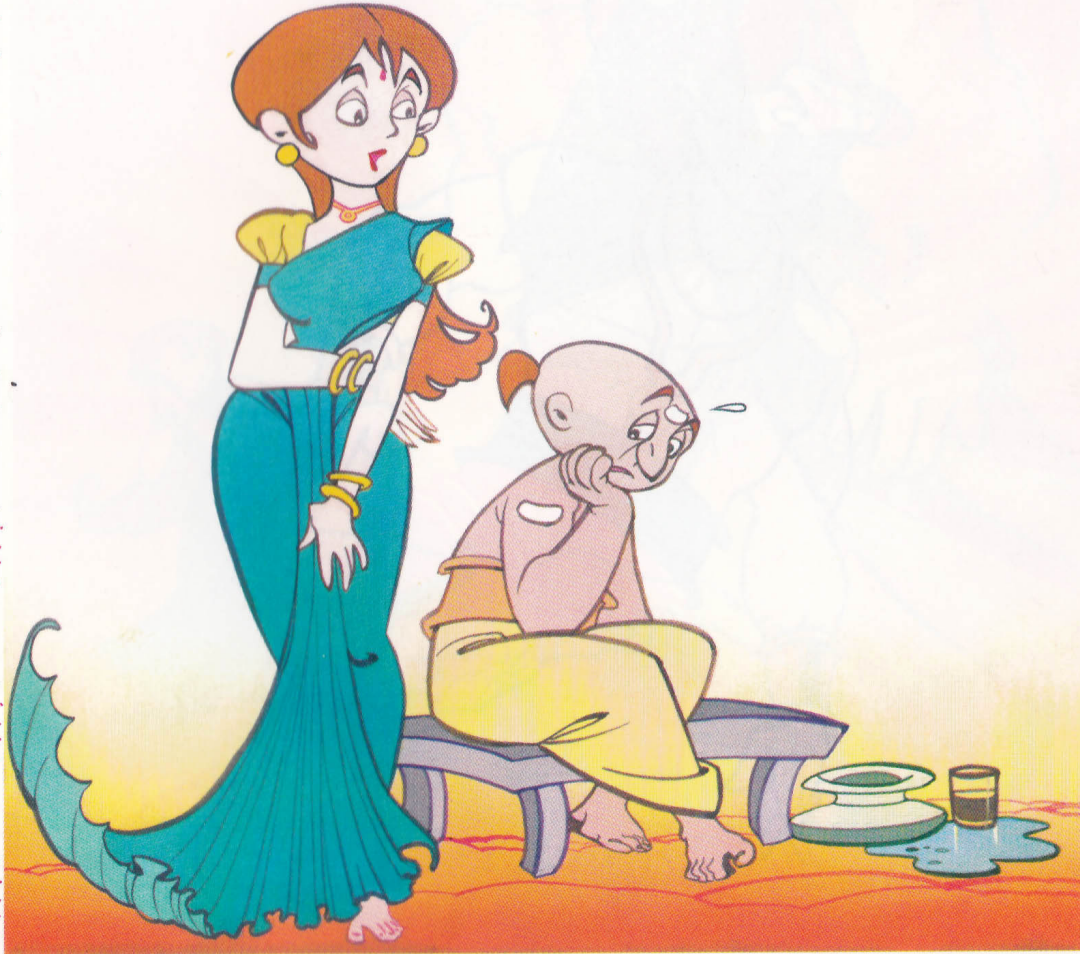
گُزرتے گئے دِن
پُجاری کی بیٹی بڑی ہوتے ہوتے بڑی ہوگئی
'اموشی' بڑی ہو کے سچ مُچ ہی
رانی کی سی لگتی تھی۔

نئی ایک چِنتا لگی جوگی کو،
کہا ہے بُزرگوں نے 'بیٹی کا قد
جب صحن کی مُنڈیروں سے اُٹھنے لگے
ہاتھ پیلے کرادینا ہی اچھّا ہے۔

بہُت سوچا جوگی نے وَر کے لیے
بہُت سوچ کر اِتنا سوچا کہ
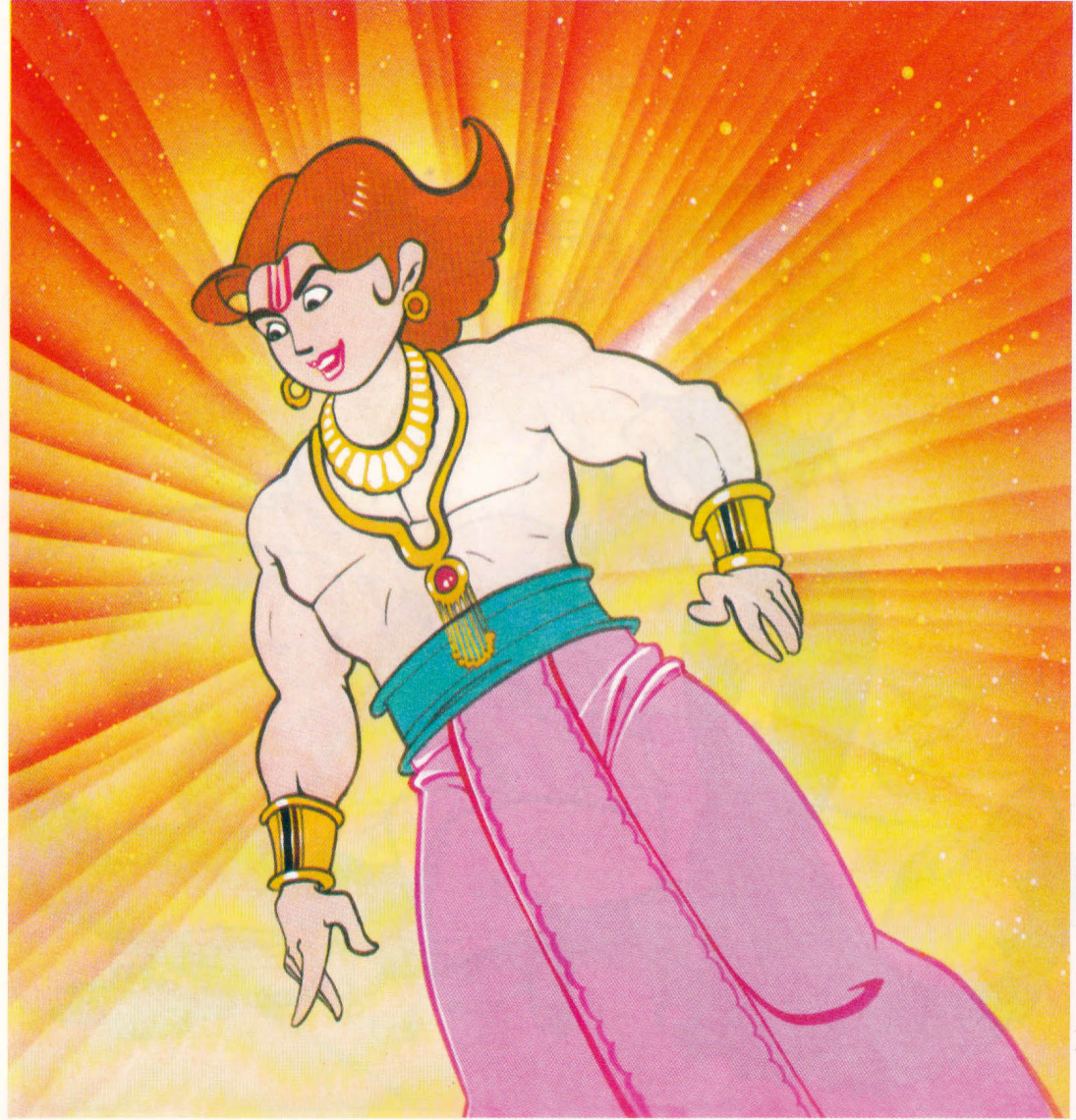
دُنیامیں سب سے بڑا شکتی شالی ہے جو
اُسی سے رچاؤں گا بیٹی کا بیاہ۔

بھلا "سُوریہ" سے بڑا شکتی شالی، کہاں پاؤں گا؟
بُلایا پُجاری نے "سورج" کو اپنے چمتکار سے

اموشی مگر دیکھتے ہی
پسینے پسینے ہوئی

"نہیں بابا، اِن کے چرن چھونے کی مُجھ
میں شکتی نہیں
اِنھیں چھُولِیا تو میں جل جاؤں گی"

پُجاری نے سورج سے پوچھا:
"بھلا کوئی تُجھ سے زیادہ ہے شکتی میں کیا؟"
کہا ہنس کے سورج نے، "بادل ہے نا۔
کئی بار ٹھنڈا کیا ہے مُجھے۔"
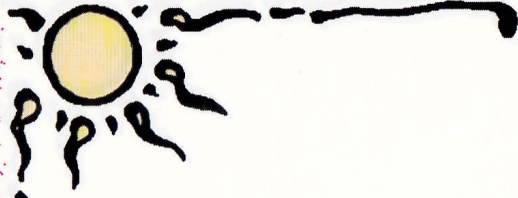
بُلایا پُجاری نے 'بادل' کو اپنے
چمتکار سے۔

اموشی تو بس کانپنے ہی لگی :
"نہیں بابا ، یہ تو بہت کالے ہیں
اندھیرا سا لگنے لگا ہے مجھے۔
یہ گرجے اگر تو میں ڈر جاؤں گی
یہ چمکیں گے بابا تو مر جاؤں گی۔"

پُجاری نے بادل سے پوچھا:
'بھلا کوئی تُجھ سے زیادہ ہے
شکتی میں کیا؟'

کہا ہنس کے بادل نے "طوفان ہے۔
کئی بار مارا، بھگایا مجھے۔"
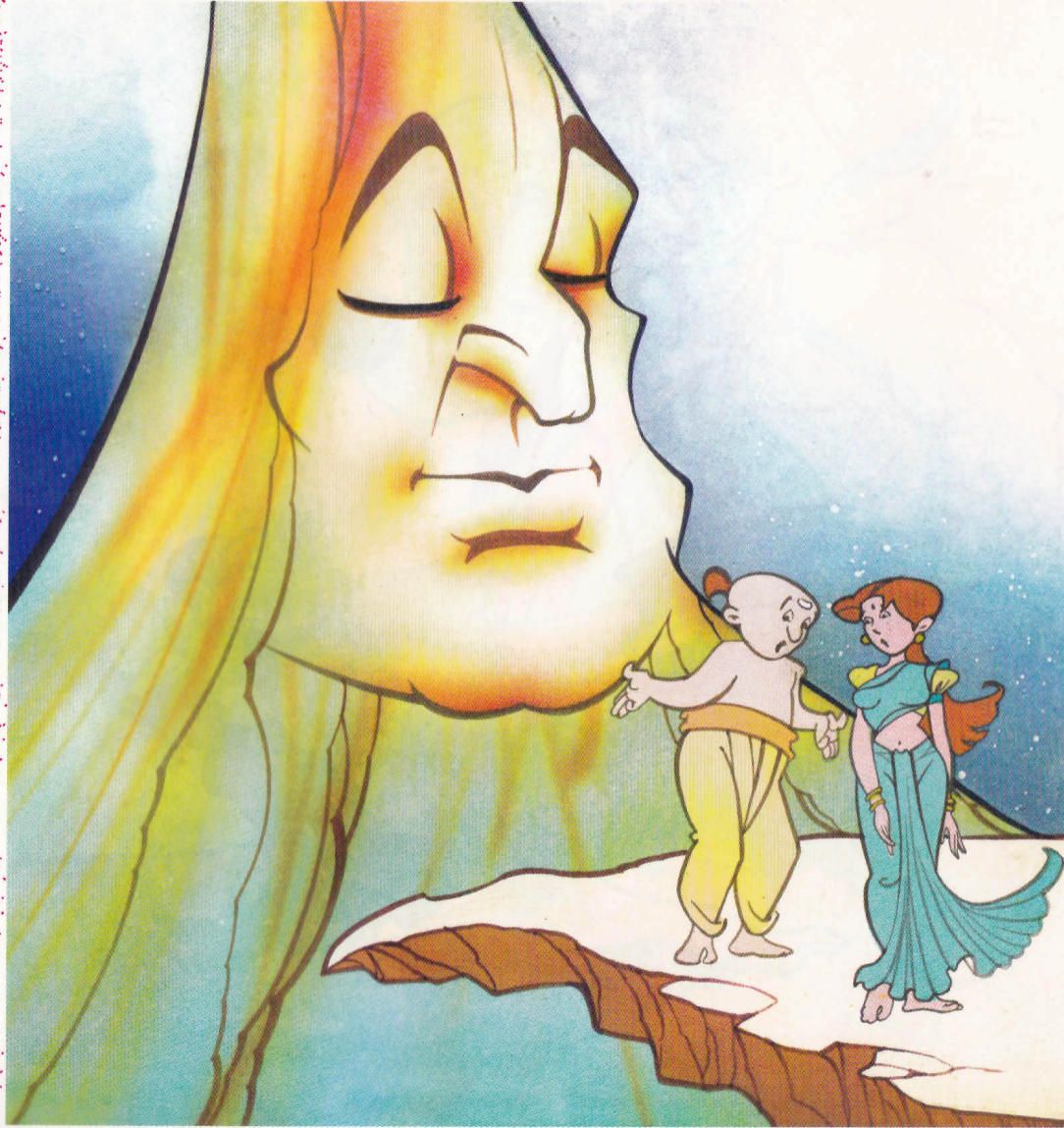
بُلایا پُجاری نے "طوفان" کو پھر چمتکار سے۔
اموشی کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا
چھُپی جاکے دروازے کی آڑ میں:

"نہیں بابا، یہ گھر میں رُکتے نہیں
کبھی بھی، کہیں بھی ٹھہرتے نہیں
مِلاتے مِلاتے قدم اِن سے میں گِر
پڑوں گی کہیں"

پُجاری نے طوفان سے بھی کہا:
"بھلا کوئی تُجھ سے زیادہ ہے
شکتی میں کیا؟"

کہا ہنس کے طوفاں نے، 'پربت' جو ہے۔
کئی بار ٹکرایا ہے راہ میں، پر
ہلا بھی نہیں۔"
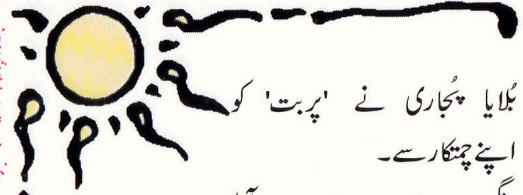
بُلایا پُجاری نے 'پربت' کو
اپنے چمتکار سے۔
مگر وہ نہ آیا۔
بُلایا پُجاری نے پھر سے اُسے۔

ہے پربت کی اِک خُوبصورت سی داسی
جو مشہور ہے 'گُونج' کے نام سے
وہ سندیسہ لائی:
''بہُت شکتی شالی ہوں لیکن میں اُتنا
ہی مجبُور ہوں ___
نہ چل سکتا ہوں میں، نہ ہل سکتا ہوں
اگر ہوسکے آپ ہی مُجھ سے ملنے چلے آیئے۔''

پُجاری اموشی کو لے کر چلے آئے پربت کے پاس۔

اموشی تو پتھرا گئی دیکھ کر :
"نہیں بابا، یہ تو بہُت سنگدل ہے،
بہُت سخت ہے۔"
پُجاری نے پربت سے پوچھا وہی :
"بھلا کوئی تُجھ سے زیادہ ہے
شکتی میں کیا؟"
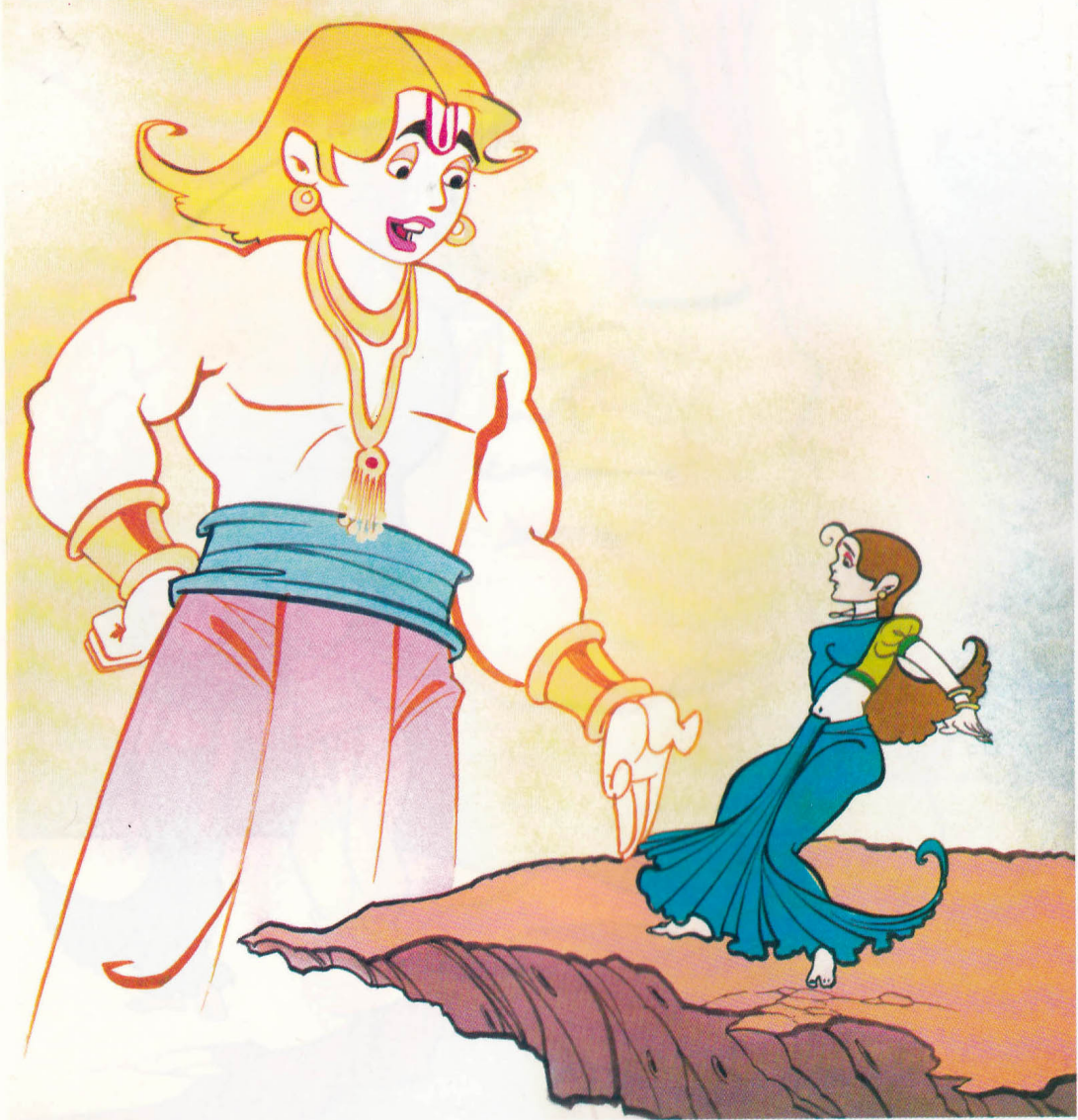
کہاہنس کے پربت نے، ہےتو سہی،
میں پتھر ہوں، بالکل ہی پتھرمگر
میرے جِسم میں چھید کرتا ہے وہ
بہُت چھوٹا سا ایک چوہا ہے وہ۔'

پُجاری نے چوہےکو آواز دی۔

کہیں پاس ہی بِل میں سویا ہوا تھا
چلا آیا لمبی سی دُم کواُٹھائے ہوئے۔

اموشی تو پاگل ہی سی ہوگئی
وہ شرمائی چھوئی موئی ہوگئی۔

پُجاری نے دیکھا جو اُس کی طرف
تو اُنگلی پہ آنچل کو لِپٹا کے بولی:
''بہُت خوبصورت ہیں، معصوم ہیں
انھیں سے سوئمبر رَچا دو مِرا۔''

جہاں خوش ہوسنتان، ماں باپ خوش۔

پُجاری نے بھگوان سے پھر دُعا کی:
'جہاں کی ہے کونپل وہیں پر پھلے گی
اموشی کو پھر چوہیا ہی بنادو،
میرے ایشور۔'

برہمن کی بیٹی کا بیاہ ہوگیا
چوہے چوہیا کا نِباہ ہوگیا۔